سوال

(1098)خواتین کا طبیب اورڈاکٹر کے پاس جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مردڈاکٹروں کا عورتوں کوعلاج وغیرہ کےلیے دیکھنااوران کے ساتھ خلوت میں ہونے کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) ۔۔ عورت سراسر قابل ستر اورچھپانے کے لائق ہے اورمردوں کےلیے طمع وتلذذ کا مقام ہے ۔ لہذااسے چاہیئے کہ مردڈاکٹروں کواپنا آپ نہ دکھائے ،خواہ علاج کی غرض ہی سے کیوں نہ ہو۔

(2) ۔۔ اگر خاتون ڈاکٹرمیسر نہ ہو تو جائز ہے کہ مرد سے علاج کروالے ۔ کیونکہ یہ ایک اشد ضرورت ہے ۔ مگراس کےلیے معروف شرطیں ہیں اورفقہاء نے لکھا ہے کہ "ضرورتوں کوہمیشہ اپنی حدتک ہی رکھنا چاہیئے ۔" لہذامردڈاکٹر کےلیے جائز نہیں کہ مریضہ عورت کوبلاضرورت اوربلاحاجت دیکھے یاچھوئے یا ٹٹولے ۔ اورعورت پر بھی واجب ہے کہ جسم کے جس حصے کے نمایاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ،اسے نمایاں نہ کرے ۔

(3) ۔۔ عورت سراسر قابل ستر اورلائق حجاب ہے ۔ مگرستر کے مختلف درجات ہیں ۔ مثلاکچھ تو "عورہ غلیظہ " ہے (یعنی قبل اوردُبر) اورکچھ حصے اس سے کم تر ہیں ۔ اوربیماری بھی کئی اندازکی ہوسکتی ہے ۔ مثلاکوئی توانتہائی خطرناک ہوسکتی ہے کہ اس کے علاج میں تاخیر نہیں کی جاسکتی ۔ اوربعض محض عوارض ہوتے ہیں کہ ان میں تاخیر ہوسکتی ہے اور خطرہ نہیں ہوتا، حتیٰ کہ اس کا محرم آجائے ۔

اورمریض عورتوں کی کیفیات بھی مختلف ہوتی ہیں ۔ بعض بڑی بوڑھیاں ہوتی ہیں ۔ بعض جوان اورخوبصورت ہوتی ہیں ۔ بعض درمیانی سی ۔ اورکئی ایسی ہوتی ہیں کہ بیماری نے انہیں بالکل ہی بدحال کردیا ہوتا ہے ۔ اورکئی ایسی ہوتی ہیں کہ ان پربیماری کا کوئی اثر نمایاں نہیں ہوتا۔ اوربعض ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے علاج کےلیے ڈاکٹروں کا پینچ بیٹھتا ہے ۔ اور بعض کو محض چندگولیاں وغیرہ ہی کافی ہوتی ہیں ۔ الغرض ان سب میں ہرایک کا علیحدہ حکم ہے ۔

بہرحال اجنبی عورت کے ساتھ مردکی خلوت اورعلیحدگی شرعاحرام ہے ،خواہ وہ اس کا معالج اورطبیب ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ماخلا بامرأة إلا کان الشیطان ثالثھما

''جب بھی کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

لہذا ان دونوں کے ساتھ کسی نہ کسی کو ضرور ہونا چاہیئے۔ وہ شوہر ہو یا کوئی اور محرم مرد۔ اگر مرد میسر نہ ہو تو کوئی قرابت دار عورت۔ اگر یہ بھی نہ ہو اور علاج میں تاخیر ممکن نہ ہو تو کم از کم نرس کو ضرور ڈاکٹر کے پاس ہونا چاہیئے، تاکہ ممنوعہ خلوت سے بچاؤ ہو جائے۔

(4)۔ بچی کے چھوٹی شمار ہونے کی عمر کا مسئلہ: جب تک بچی سات سال کی نہ ہو جائے، وہ صغیر السن سمجھی جاتی ہے، اور بقول فقہاء اس کے لیے "عورہ" کا حکم نہیں ہے۔ سات سال کی ہو جائے تو اس کے لیے ''عورہ'' کا حکم ہو گا یعنی اس کا جسم چھپایا جائے۔ اگرچہ اس کے اور اس سے بڑی کی "عورہ" میں فرق ضرور ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 770

محدث فتویٰ